برج نرائن چکبست لکھنوی

سمیع احمد صدیقی
I-92، رمیشور پور روڈ، مٹیابُرج، کولکاتہ۔700024 (مغربی بنگال)

پندرہویں صدی میں کشمیری پنڈتوں نے بڑی تعداد میں اپنے وطن کو خیر باد کہا اور وہ پنجاب، دہلی، یوپی، بہار اور کلکتہ میں جا مقیم ہوئے۔ چکبست کے آبا و اجداد بھی انہی میں سے تھے۔ عہد شجاع الدولہ میں جو کشمیری پنڈت آئے تھے وہ فیض آباد کے قرب و جوار میں آباد ہو گئے تھے۔ برج نرائن چکبست اپنے آبائی مکان میں ۱۹/ جنوری ۱۸۸۲ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۰ء میں برج نرائن کو اردو فارسی پڑھانے کے لیے ایک مولوی صاحب کا تقرر ہوا۔ چکبست نامساعد حالات میں پلے بڑھے۔ بچپن میں والد کا انتقال ہو گیا۔ شادی کے ایک سال بعد بیوی بھی چل بسی پھر بچہ بھی گزر گیا۔ پیدا فیض آباد میں ہوئے اور ہوش لکھنؤ میں سنبھالا پھر لکھنؤ میں رہے۔ چکبست کے والد پنڈت ادت نرائن خود شاعر تھے۔ یقینؔ تخلص کرتے تھے۔ ان کا کوئی دیوان تو نہیں ملا البتہ صرف ایک شعر کا پتہ چلا ہے:

اللہ اللہ ناولوں کا اثر ترے بلبل
پردۂ غیب سے گل چاک گریباں نکلا

شاعری چکبست کی گھٹی میں تھی۔ چکبست کے مکان کے متصل نواب وزیر حسن کا مکان تھا۔ نواب صاحب کو کبوتر بازی کا شوق تھا۔ ایک روز ان کی چھت پر کسی اور کا ایک عمدہ کبوتر اُڑ کر آ گیا۔ نواب صاحب نے اسے پکڑا اور پر باندھ دیے، مگر گرہ کھل گئی اور وہ کبوتر اُڑ گیا۔ چکبست یہ نظارہ دیکھ رہے تھے۔ انھوں نے بے ساختہ ایک شعر کہا:

تڑپ کر توڑ ڈالے بند بازو کو کبوتر نے
بہت باندھا کس کر ایک پر کو دوسرے پر سے

یہ حسب حال شعر کہہ کر انھوں نے اپنی ذہانت کا ثبوت دیا جب کہ ان کی عمر اس وقت صرف ۹ / برس کی تھی۔

چکبست ایک ترقی پسند اور آزاد ذہن کے مالک تھے اور اصلاح چاہتے تھے۔ وطن سے بے پناہ محبت رکھتے تھے۔ چکبست کی کل شعری تصنیفات میں وطن اور قوم کا نام ملے گا۔ رجز خوانوں کی حیثیت سے اُبھرے اور اس میدان میں ان کا کوئی ثانی نہیں۔ انھیں وطن سے والہانہ محبت تھی۔ ملکی اور قومی معاملات میں وہ خالص ہندوستانی تھے۔ ہندو مسلم اتحاد کے حامی اور آزادی کی تحریک کے علمبردار۔ ان کے سامنے گنگا جمنی تہذیب کی قدریں تھیں۔ مذہبی تعصب کی تنگ نظری اور بداندیشی سے کوسوں دور تھے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کو برابر للکارتے تھے۔ حب الوطنی کے جذبہ کو اُبھارنے میں اسماعیل میرٹھی، اکبر الہٰ آبادی، حسرت موہانی، سرور جہاں آبادی، دتاتریہ کیفی، علامہ اقبال اور تلوک

چندمحروم وغیرہ نے نمایاں کام کیا ہے،لیکن ان میں سب سے اُبھرتا ایک ایسا شاعراوراد یب ہے جس کی تخلیقات میں وطنیت اور حب الوطنی کا سیلاب ٹھاٹھیں مارتا نظر آتا ہے۔ وہ نام ہے برج نرائن چکبست کا۔قومی یکجہتی اور حب الوطنی کا جذبہ ان کے سینے میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔وہ ہمیشہ ہندو مسلم کو شفقت بھری نظروں سے دیکھتے تھے۔تعصب سے بالاتر تھے۔اپنی نظم ''صبح وطن'' میں وہ مسلمانوں سے یوں خطاب کرتے ہیں:

دکھا دو جوہر اسلام اے مسلمانو
وقار قوم گیا قوم کے نگہبانو
ستون ملک کے ہو قدر فوقیت جانو
جفا وطن پہ ہے فرض وفا کو پہچانو
نبیؐ کے خلق و مروت کے ورثہ دار ہوتم
عرب کی شان حمیت کے یادگار ہوتم

چکبست ہندوؤں اور مسلمانوں کو انگریزی کی چکی میں پستے دیکھ رہے تھے۔اس لیے ہندو مسلم اتحاد کے زبردست حامی تھے اور آزادی کی تحریک کے علمبردار۔ ان کا کردار خالص ہندوستانی تھا۔چکبست کا ترانہ ہمیشہ ہندی ترانہ رہا اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ وہ وقت کے دھارے میں نہیں بہے۔نظم ''خاک ہند'' میں مسدس کا ایک بند دیکھئے:

گوتم نے آبرو دی اس معبد کہن کو
سرمد نے اس زمیں پر صدقے کیا وطن کو
اکبر نے جام الفت بخشا اس انجمن کو
سینچا لہو سے اپنے رانا نے اس چمن کو
سب سوز ہنر اپنے اس خاک میں نہاں ہیں
ٹوٹے ہوئے کھنڈر میں یاں ان کی ہڈیاں ہیں

چکبست نے ۱۹۰۵ء میں قومی شاعری کی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قومی شاعری کا الہام چکبست نے اقبال کے کلام سے حاصل کیا۔ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کا کہنا ہے۔''اردو کے محبِّ وطن شعرا میں ایک نام پنڈت برج نرائن چکبست کا بھی ہے۔چکبست کا سیاسی مسلک ہندو مسلم اتحاد تھا۔ان کا خیال تھا کہ ہندوستان کی دونوں قومیں مل کر ہی اس عظمت کی ضمانت دے سکتی ہیں۔ان کی حب الوطنی پرستش کی حد تک جا پہنچی ہے۔''

چکبست کے یہاں حسن و عشق کے افسانے بہت کم ہیں۔ان کی شاعری کا خاص مقصد وطن کو بیدار کرنا ہے۔ چنانچہ غزلوں میں بھی اس بات کو مدنظر رکھتے ہیں۔ ہندو ہوتے ہوئے بھی وہ ایک عالی ظرف انسان تھے اور مذہب اسلام سے بھی متاثر تھے۔ان کا ایک بند ملاحظہ ہو جس میں انھوں نے مایوسی کو گناہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ انسان کو ہمیشہ قادر مطلق پہ بھروسہ رکھنا چاہیے گویا انھوں نے ''لاتقنطوا منِ رحمۃ اللہ'' کی تفسیر کردی ہے۔

پڑتا ہے جس غریب پہ رنج و محن کا بار
کرتا ہے صبر عطا آپ اس کو کردگار
مایوس ہو کے ہوتے ہیں انساں گنہگار
یہ جانتے نہیں وہ ہے دانائے روزگار
انسان اس کی راہ میں ثابت قدم رہے
گردن وہی ہے امر رضا میں جو خم رہے

○○